ماتم کناں ہے عشق بخاری نہیں رہا

اک پیکرِ وفا و محبت چلا گیا
اک آشنائے سرِّ حقیقت چلا گیا
واحسرتا! امیرِ شریعت چلا گیا
وہ نگہ دارِ ختمِ نبوت چلا گیا
نغمہ سرا بہ صوتِ ہزاری نہیں رہا
ماتم کناں ہے عشق بخاری نہیں رہا

وہ رندِ پاکباز و خطیبِ سخن طراز
وہ مردِ بااصول، وہ درویشِ بے نیاز
وہ غمگسارِ قوم، وہ ملت کا چارہ ساز
وہ دوستوں کا دوست، وہ مخلص، وہ دلنواز
آئینہ دارِ عظمتِ اولاد بو ترابؓ
ہر وصف بے نظیر، ہر اک بات لاجواب

غیور و خوش نہاد و خوش اسلوب و ارجمند
سردار سرفروش و سرافراز و سربلند
حق گو و حق شناس و حق اندیش و حق پسند
دائم رہا طریقِ عزیمت پر کاربند
اس کی رگوں میں عشق پیمبر تھا موجزن
اس کے لبوں پہ صدقِ ابوذرؓ تھا ضوفگن

ملت کو اس نے عزم و عمل کا دیا سبق
اس کی کتاب زیست کا روشن ہے ہر ورق
اس کی نوا تھی یا جرس کاروانِ حق
باطل کا جس سے رنگ ہوا زرد چہرہ فق
عشق نبی کی جوت جگاتا چلا گیا
طاغوتیت کا نقش مٹاتا چلا گیا

آتش نفس خطیب و پیمبر صفت زعیم
اوصاف میں حمید تو اخلاق میں عظیم
ذوق نظر بلند، مذاقِ سخن سلیم

ہیبت سے اسکی سطوت افرنگ ہے دو نیم
رشکِ شہنشہاں تھی فقیری میں اسکی ذات
ملتے کہاں ہیں دہر میں اب ایسے خوش صفات

دل کا ہر ایک زخم نمایاں کئے ہوئے
آنکھوں میں دردِ عشق فروزاں کئے ہوئے
نطقِ حسیں کو حشر بداماں کئے ہوئے
حبِ نبی کو حرزِ دل و جاں کئے ہوئے
باطل کو ہر محاذ پہ ناکام کر گیا
اسلام کا جہاں میں بڑا نام کر گیا

فرشِ زمین کی بات نہیں عرش ہل گیا
محفل میں جب وہ اہلِ نظر اہلِ دل گیا
پیکِ اجل بھی موت پہ اس کی مچل گیا
"یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا"
"ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں"
وہ گفتگو کا فن، وہ سخن وہ دہن کہاں

بدباطنوں کی ہے یہ عبث آروزئے خام
ہوگا نہ کم دلوں میں بخاری کا احترام
اعدائے دین حق کے علی الرغم، اس کا نام
چمکے گا آفتاب کی مانند صبح و شام
مانند نکہت گل تر پھیل جائے گا
دنیا میں اس کا نام سدا جگمگائے گا

صہبائے عیش جنت رضوان بہ جامِ اُو
گنجینۂ سعادتِ دوراں بہ کامِ اُو
برتر ز اوجِ ہمتِ کیواں مقامِ اُو
ثبت است برجریدۂ گیہاں دوامِ اُو
"ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق"
پائندہ باد نام بخاری بہ فیضِ عشق

سید عبدالمنان شاہدؒ